13

اپنے احساسات میں شریک کرنا

4312CH13

اسکول سے لوٹنے کے بعد گھر پر میں دو لوگوں کو اپنی سب بات بتانا چاہتی ہوں۔ وہ میری باتیں سن کر سب سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

پہلی تو ہیں میری نانی۔ وہ میری باتوں کو شوق سے سنتی ہیں۔ وہ اسکول سے میری واپسی کا انتظار کرتی ہیں۔ ان کی عمر کچھ زیادہ ہے اور ان کی کمر میں درد رہتا ہے۔ نانی اونچا سنتی ہیں اور انھیں دکھائی بھی کم دیتا ہے۔ روز صبح پاپا اُن کو اخبار زور زور سے پڑھ کر سناتے ہیں۔ نانی اپنا باقی سارا کام خود کرتی ہیں۔ اگر کوئی ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ پریشان ہو جاتی ہیں۔ انھیں دکھائی کم دیتا ہے لیکن انھیں سبزی کاٹنے کا بہت شوق ہے۔ کہتی ہیں کہ آج کل کے بچوں کو ٹھیک سے سبزی بھی کاٹنی نہیں آتی ہے۔

دوسرے ہیں میرے روی بھیّا۔ میں اُنھیں روی بھیّا کہتی ہوں۔ وہ میرے والدین کو بھیّا - بھابھی کہتے ہیں۔ ہمارا کیا رشتہ ہے م میں نہیں جانتی، لیکن وہ میرے بہت پیارے بھیّا ہیں۔ وہ میرے سوالوں کے جواب دینے کو ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ کبھی نہیں کہا بعد میں بتاؤں گا۔

روی بھیّا کالج میں پڑھاتے ہیں۔ سب بچے اُن کی بہت عزّت کرتے ہیں۔ کچھ تو ان سے پڑھنے کے لیے گھر بھی آتے ہیں۔ روی بھیّا کو گانے سُننے اور ڈراموں میں حصہ لینے، دوستوں کے ساتھ گھومنے اور

© NCERT not to be republished

باتیں کرنے کا بہت شوق ہے۔اُن میں مزاح کی اچھی حِس ہے اور وہ ہم لوگوں کو خوب ہنستے ہنساتے بھی ہیں۔

بھیّا جب گھر سے باہر جاتے ہیں تب ایک سفید چھڑی لے کر جاتے ہیں۔ ان کو گھر کے اندر گھومتا پھرتا دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ انھیں دکھائی نہیں دیتا۔ اگر کوئی اُنھیں سہارا دینے کی کوشش کرتا ہے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ اگر انھیں مدد کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ خود بتاتے ہیں۔

کچھ طلبا روی بھیّا کے کالج کی کتابیں لے جاتے ہیں اور کچھ دنوں بعد کتابوں کی رکارڈنگ کر کے انھیں ٹیپ دے جاتے ہیں۔ روی بھیّا ٹیپ پر ہی ان کتابوں کو سنتے رہتے ہیں۔

بھیّا کے پاس موٹے کاغذ کی دوسری کئی کتابیں ہیں۔ جن میں بہت سارے اُبھرے ہوئے نقطے ہوتے ہیں۔ اُن پر ہاتھ پھیر کر وہ پڑھتے رہتے ہیں۔

بھیّا کو چھیڑنے کے لیے میں کبھی کبھی اُن کی چھڑی رکھنے کی جگہ بدل دیتی ہوں۔ وہ پریشان تو ہوتے ہیں لیکن ناراض نہیں۔ میں اُن کی پیاری بہن سیما جو ٹھہری۔

میں ابھی دروازے پر پہنچی ہی تھی کہ بھیّا بول پڑے۔ کیوں سیما آج تم بہت خوش ہو؟ بھیّا مجھے ہی نہیں گھر کے سبھی لوگوں کو ان کی آہٹ سے پہچان لیتے ہیں۔ اکثر یہ بھی بھانپ لیتے ہیں کہ میں خوش ہوں یا اُداس۔

بھیّا! آخر میں فٹ بال ٹیم میں شامل ہو ہی گئی۔ میں نے بھیّا کو اپنی خبر سنائی۔ بھیّا میری پیٹھ تھپتھپا کر پیار سے بولے— آج سے تم ہی میری فٹ بال کوچ ہو!

* سیما کے پاپا اُس کی نانی کو اخبار زور زور سے پڑھ کر سناتے ہیں، تم بڑی عمر والے لوگوں کی کس طرح مدد کرتے ہو؟

---

* جب لوگ بوڑھے ہو جاتے ہیں تو انھیں کس قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

---

* روی بھیّا بغیر دیکھے بہت ساری باتیں کیسے جان لیتے ہیں؟

کہانیوں میں بچے دلچسپی لیتے ہیں، لہٰذا کہانی کے کرداروں کی مدد سے اُن میں ہمدردی کے جذبات پیدا کیے جا سکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

* کیا تمھیں کبھی چھڑی کی ضرورت پڑی ہے؟ کب؟

* کیا تم بتا سکتے ہو کہ تمھیں چھڑی کی ضرورت کب پڑ سکتی ہے؟

* ہم اُن لوگوں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں، جنھیں نظر نہیں آتا ہے؟

کیا تمہارے خاندان میں کوئی ایسا فرد ہے جو دیکھ، سُن یا بول نہیں سکتا؟

کیا تم کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو؟ اُن کے کام میں لوگ کیسے اُن کی مدد کرتے ہیں؟

تم نے کہانی میں پڑھا کہ روی بھیّا دیکھ نہیں سکتے لیکن وہ اپنے سارے کام خود ہی کرتے ہیں۔ وہ الگ قسم کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ وہ اپنے کام کیسے کر لیتے ہیں، پہلے آنکھ بند کرکے یہ کھیل کھیلو۔

آنکھ مچولی

گروپ میں ایک بچہ اپنی آنکھوں پر پٹّی باندھے۔ باقی بچے ایک ایک کرکے چُپ چاپ اُس بچے کے پاس آئیں۔ آنکھیں بند کیے ہوا بچہ دوسروں پر ہاتھ پھیر کر انھیں پہچاننے کی کوشش کرے۔ خیال رہے کہ کوئی آواز نہ کرے۔ ایسا کیوں؟

اس طرح باری باری سبھی بچے اپنے آنکھوں پر پٹّی باندھیں اور وہ دوسرے بچوں کو چھو کر پہچاننے کی کوشش کریں۔

خود کو کسی اور کے حالات میں رکھ کر ہم اس کی مشکلات و مسائل کو بہتر طور سے سمجھ پاتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

آپس میں بات کرو اور بتاؤ۔

- کتنے بچے دوسروں کو چھو کر پہچان پائے؟
- کتنے بچے آواز سن کر دوسرے بچوں کو پہچان پائے؟
- دونوں میں سے کیا زیادہ آسان تھا؟

* چھو کر بتاؤ کہ تمھارے منھ میں کتنے دانت ہیں؟ کلاس میں کس کے سب سے زیادہ دانت ہیں؟
* کیا کیا چیزیں تم صرف چھو کر پہچان سکتے ہو؟
* آنکھ بند کر کے بیٹھو اور سنو کیسی کیسی آوازیں سنائی دیتی ہیں؟ کن لوگوں کی آہٹ سے تم انھیں پہچان سکتے ہو؟
* صرف سونگھ کر کیا تم بتا سکتے ہو کہ کوئی تمھارے قریب ہے؟

جو لوگ دیکھ نہیں سکتے ان کے پڑھنے اور لکھنے کا ایک خاص طریقہ ہے، جسے بریل کہتے ہیں۔ بریل موٹے کاغذ پر کسی نوکیلے اوزار سے نقطے اُبھار کر لکھا جاتا ہے۔ بریل کاغذ کے اُبھرے ہوئے نقطوں پر انگلیاں پھیر کر پڑھا جاتا ہے۔

* آؤ اب دیکھتے ہیں کہ بغیر دیکھے کسی شکل (ہیولے) کو پہچاننا مشکل ہے یا آسان۔

ریگ مال کی ایک شیٹ لو۔ اس پر موٹے اُون یا سُتلی کو دبا کر کسی چیز کا ہیولہ بناؤ۔ اپنے دوست کو تاکید کرو کہ وہ آنکھیں بند کر کے اس شیٹ پر اُنگلیاں پھیرے اور بتائے کہ تم نے کیا بنایا ہے۔ اپنے دوست سے پوچھو کہ کیا یہ کام آسان تھا یا مشکل؟

* اپنے دوست سے کہو کہ وہ بھی اسی طرح ریگ مال کی شیٹ پر کوئی شکل بنائے۔ اب تم اُسے اُنگلیوں سے محسوس کر کے پہچانو۔

موٹے کاغذ کا ایک ٹکڑا لو، اُس پر پرکار یا کیل کی نوک سے کسی خاص ہیولے کا خاکہ بناتے ہوئے اُس پر تھوڑی تھوڑی دوری پر چھید کر دو۔ تم دیکھو گے کہ کاغذ دوسری طرف سے اُبھر گیا ہے۔ اب اپنے دوست سے کہو کہ وہ آنکھ بند کر کے کاغذ پر ہاتھ پھیرے اور بتائے کہ تم نے کیا بنایا ہے۔ یہ بتانا مشکل ہے نا؟

© NCERT not to be republished

اُن لوگوں کے بارے میں سوچو جو بغیر دیکھے پڑھ لیتے ہیں۔

آؤ بریل کے بارے میں جانیں

تم نے دیکھا کہ روی بھیّا ایک خاص طرح کی کتابوں کو ہی پڑھ سکتے ہیں۔ یہ کتابیں کیسے بنیں؟ ان کے بارے میں سب سے پہلے کس نے سوچا ہوگا؟ آؤ اس کے بارے میں جانیں۔

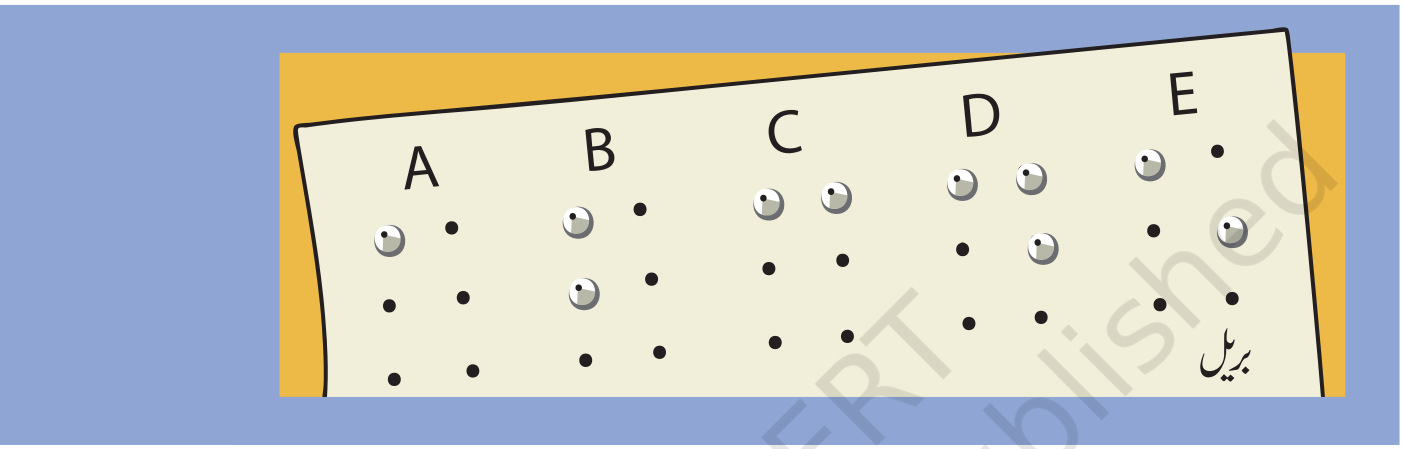

لوئی بریل فرانس کا باشندہ تھا۔ جب وہ تین سال کا تھا، ایک دن اپنے والد کے اوزاروں سے کھیل رہا تھا۔ اچانک ایک نوکیلے اوزار سے اس کی آنکھ میں چوٹ لگ گئی۔ اُس کی آنکھوں کی روشنی چلی گئی۔ اُسے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اس نے ہار نہیں مانی۔ وہ پڑھنے لکھنے کے لیے طرح طرح کی ترکیبیں سوچتا رہتا تھا۔ آخر کار اُس نے چھوکر اور محسوس کر کے پڑھنے کا ایک طریقہ ڈھونڈ لیا۔ یہ بعد میں بریل رسم الخط کے نام سے جانا جانے لگا۔

اس طرح کے رسم الخط میں موٹے کاغذ پر اُبھرے ہوئے نقطے بنے ہوئے ہیں۔ اُبھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے اُنھیں اُنگلیوں سے چھوکر پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ لکھاوٹ چھ نقطوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ بریل رسم الخط میں کافی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان کی وجہ سے بریل کے ذریعے پڑھنا لکھنا اور بھی آسان ہوگیا ہے۔ بریل رسم الخط اب کمپیوٹر کے ذریعہ بھی لکھی جا سکتی ہے۔

بچے حقیقی بریل رسم الخط (یا لکھاوٹ) کو دیکھیں گے تو اُسے بہتر طریقہ سے سمجھ سکیں گے۔

© NCERT not to be republished